20009 - كيا حيض والے كپڑے پھينكنے سے قبل دھونا شرط ہے ؟

سوال

میری مسلمان سہیلیوں کی عادت ہے کہ ماہواری کے وقت استعمال کردہ کپڑا یا پیمپر پھینکنے سے قبل دھوتی ہیں.
کیا یہ صحیح ہے کہ ہمیں یہ چیز صرف ایك بار استعمال کرنے کے بعد پھینکنے سے قبل دھونی چاہیے ؟
کہا جاتا ہے کہ اگر پیھنکنے سے قبل اسے اچھی طرح دھویا نہ جائے تو ہسٹریا اور تنگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے،
کہتے ہیں کہ جن اور شیطان اس پر لگا ہوا باقی ماندہ حیض کا خون کھاتے ہیں، اور جو اسے اچھی طرح نہ دھوئے
اسے اذیت دیتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

معتبر اہل علم میں سے کسی نے بھی یہ بیان نہیں کیا کہ اگر عورت حیض میں رکھا جانا والا کپڑا دوبارہ استعمال نہیں کرنا چاہتی تو اسے پھینکنے سے قبل دھوئے، بلکہ صحابیات کے فعل سے ظاہر یہ ہوتا ہے وہ ان کپڑوں کو دھویا نہیں کرتی تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس کا علم تھا، لیکن اس کے باوجود یہ ثابت نہیں کہ آپ نے انہیں ایسا کرنا سے منع فرمایا ہو.

سنن اربعہ میں ترمذی وغیرہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم بئر بضاعۃ سے وضوء کر لیا کریں ؟ یہ وہ کنواں تھا جس میں حیض والی کپڑے اور کتوں کا گوشت اور بدبودار اشیاء پھینکی جاتی تھیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقینا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (61) یہ حدیث صحیح ہے، امام احمد اور یحیی بن معین اور ابن خزیمہ اور ابن تیمیہ وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

حیض: حاء پر کسرہ یعنی زیر اور یاء پر فتحہ یعنی زبر کے ساتھ یہ حیضۃ (حاء کے کسرہ اور یاء پر جزم کے ساتھ) کی جمع ہے اور اس کا معنی وہ کپڑا ہے جو حیض کے خون کے لیے باندھا جائے، جیسا کہ مبارکپوری رحمہ اللہ نے ترمذی کی شرح میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے.

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ یہ کپڑے خون میں لتھڑے ہوئے ہی اس کنویں میں پھینکا کرتی تھیں، کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو صحابہ کرام اس کنویں سے جہاں یہ کپڑے پھینکے جاتے تھے طہارت کرنے سے کراہت نہ کرتے.

چنانچہ آپ کی سہیلیاں جو کچھ بیان کر رہی ہیں اس کی کوئی اساس اور اصل نہیں اور نہ ہی ان کی کلام صحیح ہے، بلکہ یہ ان خرافات اور بے ہودہ باتوں میں شامل ہے جو بغیر علم کہی جاتی ہیں.

عام لوگوں میں اس طرح کی باتیں بہت ہی زیادہ معروف ہیں، اس لیے اس طرح کی باتیں سنتے وقت دلیل ضرور مانگنی چاہیے، اور پھر اہل علم سے بھی پوچھا جائے، اور کتب کو بھی دیکھا جائے تا کہ اس طرح کی خرافات کا رد ہو سکے اور لوگوں کو اس سے بچانا ممکن ہو.

مسلمان شخص کو شیطان سے بچنے کے لیے قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر و اذکار کثرت سے کرنے چاہیں، اور شرعی امور پر سختی سے کاربند رہنا چاہیے، اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے قصے کہانیوں سے اجتناب کرنا اور دور رہنا چاہیے جو ثابت ہی نہیں.

واللہ اعلم .